وفیات

شمع اردو کا ایک اور چراغ بجھ گیا، اردو کے ممتاز اہل قلم اور ادیب و نقاد علامہ سید اخلاق حسین دہلوی اپنی رہائش گاہ لال محل بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی میں تقریباً چھ ماہ کی علالت سے گذرتے ہوئے اٹھاسی سال کی طبعی عمر میں انتقال فرماکر اپنے مولیٰ کے حضور میں حاضر ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم انتہائی دیندار اور بلند پایہ کتابوں کے مصنف تھے ان کی سوانح عمری میں یہ مرقوم ہے کہ انہوں نے ۱۶ سال کی عمر میں ایک تحقیقی کتابچہ "عشق" مرتب کرکے شائع کیا تھا۔ اس کے بعد تو ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آکر علمی دینی اور ادبی حلقوں میں داد تحسین حاصل کرگئیں ویدک دھرم اور اسلام ان کی کتاب علمی اور تاریخی دنیا میں بڑی شہرت و سراہت کا باعث بنی۔

حضرت علامہ سید اخلاق حسین دہلوی کو علماء کرام سے بڑی ہی عقیدت تھی مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ سے انہیں والہانہ لگاؤ و انسیت اور محبت تھی اکثر ادارہ ندوۃ المصنفین دہلی کے دفتر میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے آتے اور بڑی دلجمعی کے ساتھ انکے خیالات سے استفادہ کرتے مجاہد ملت حضرت مولانا حفیظ الرحمٰنؒ اور سحبان الہند مولانا احمد سعیدؒ سے بھی انکا خصوصی تعلق و ربط تھا۔

دہلی کی تہذیب و تمدن کی نمائندگی کے جیتے جاگتے نمونے تھے۔ آہ! ایسی زندہ دل ہنس مکھ و مخلص شخصیت بھی اب ہمارے درمیان سے اٹھ گئی۔ "اب اسے ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر" مرحوم علامہ سید اخلاق حسین دہلوی بلّی ماروں میں بھی ہمیشہ رہتے تھے ان کے برادر خورد حکیم سید حسین دہلوی جنکا انتقال تقریباً ڈیڑھ دو سال پیشتر اپنے برادرِ کلاں کی حیات میں ہی ہوگیا تھا۔ دہلی کی معاشرتی اور ادبی زندگی کی جان تھے خلوص و ایثار کے پیکر مجسم!

اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ادارہ ندوۃ المصنفین حضرت علامہ سید اخلاق حسین دہلوی کے سانحۂ رحلت پر خصوصی طور پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اور بارگاہِ عالی میں مغفرت کے لئے دعا گو ہے!۔